THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اسلامی انقلاب اور اس کے دنیا پر اثرات: تحقیقی مطالعہ

ISLAMIC REVOLUTION AND ITS EFFECTS ON THE WORLD: A RESEARCH STUDY.

Abdul Raheem Bhurgari
Research Scholar,Department of Comparative Religion and Islamic Culture,University of Sindh Jamshoro
Email: abdulraheembhurgri@gmail.com
ORCID: 0009-0001-3006-4748
Ahsan Ali Shah
Co-Author
Email: sainahsanshah@gmail.com

ABSTRACT:

When we look at human history, it is clear that before advent Islam, the world was in Dark Ages. In terms of beliefs, it was full of superstition, due to which no kind of development was taking place. If we look at it socially, the world was divided on the basis of color, race, language and homeland, therefore, it was full of fights and disputes on these every grounds. The powerful considered themselves above all laws and the weak were enslaved or had the status of slaves.

This paper discusses what the world was like before Islam and what changes the Islamic Revolution brought the world. In particular, what were the important beliefs and ideology of Islam that stirred the human conscience and showed it the mirror of reality, due to which there was a change in human thinking and then there was a change in his actions and character, as a result of which the world turned its face in the right direction. And all the civilizational and cultural progress that is seen today is the result of this Islamic Revolution. In this article, we have made use of the Holy Quran, Sunnah and Allama Waheeduddin Khan's book "Islam the creator of modern age".

Key Words: Dark Age, Islam, revolution, change, development.

تعارف

اسلامی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ جہانوں کا پروردگار ہے[1]، اور اس کا آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ[2] جہانوں کے لیے رحمت ہے[3] اور اس کی آخری کتاب قرآن مجید جہانوں کے لیے ہدایت ہے[4] اور تمام آسمانی مذاہب میں اسلام اس کا آخری الہامی مذہب ہے[5]۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسانیت کے لیے اسلام کو آخری الہامی مذہب بنا کر بھیجا لہذا اس میں اتنی وسعت، جامعیت اور ہمہ گیری رکھی کہ رہتی دنیا تک وہ انسانیت کی ہر موڑ پر رہبری کر سکے۔

[1] سورۃ الفاتحہ: آیت 1
[2] سورۃ الاحزاب : آیت 40
[3] سورۃ الانبیاء : آیت 107
[4] سورۃ البقرہ : آیت 185
[5] سورۃ المائدہ : آیت 3

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی ضرورت صرف جان، مال اور عزت کا تحفظ نہیں بلکہ انسان اس دنیا میں بہت ساری سہولتیں اور آسائشیں چاہتا ہے اور دنیا کی تعمیر وترقی بھی چاہتا ہے تو اسلام نے انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ایسی ہدایات دیں کہ انسان تہذیب وتمدن میں آگے بڑھتا رہے اور وہ بہت مہذب وشائستہ زندگی گزار سکے۔ لیکن انسانی تہذیب وتمدن کی ترقی کے لیے محنت، جدوجہد اور تحقیق کی ضرورت ہے[6]، جس کے بغیر دنیا کی تعمیر وترقی ناممکن ہے۔

اسلام سے قبل عموماً دنیا شرک وتوہم پرستی میں مبتلیٰ تھی، ہر نئی تحقیق وانکشاف کو خدا کے غیب میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف سمجھ کر اس سے ڈرتی تھی اور آباء واجداد کے فرسودہ عقیدوں، رسموں اور روایتوں کو الاہی حکم سمجھ کر ان پر عمل کرتی تھی۔ ایسی حالت میں اگر کوئی دانا شخص تحقیق ومطالعہ کرکے کسی نئی چیز یا نئے نظریہ کا انکشاف کرتا جو ان کے فرسودہ عقائد ونظریات سے متصادم ہوتا تو اسے قابلِ تعزیر سمجھا جاتا تھا اور اسے طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی تھیں۔ ہمارے سامنے ایسے بہت سارے فلاسافر اور سائنسدانوں کی تاریخ ہے جنہیں ان کے انکشافات پر سزائیں سنائی گئیں یا سزائیں دی گئیں، گلیلو اور سقراط جیسی کئی قابل ودانا شخصیات ان اذیتوں سے گزریں۔ نتیجۃً دنیا ڈارک ایج میں رہی۔ انسانی کلچر وسولائیزیشن میں کوئی قابلِ ذکر ترقی نہ ہو سکی۔

اس پسماندگی کی اصل وجہ لوگوں کے وہ فرسودہ عقائد ونظریات تھے جو انسانی تہذیب وتمدن کی ترقی میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے، لہذا اسلام نے سب سے پہلے لوگوں کے عقائد ونظریات کی اصلاح کی، ان کی سوچ وفکر کو بدلا اور انہیں ایک نیا رخ وجہت دی جس پر چل کر دنیا آج چاند تک پہنچ چکی بلکہ اس سے بھی آگے جانے کی متمنی ہے۔

اس آرٹیکل میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ اسلام سے قبل وہ کونسے عقائد ونظریات تھے جو انسانی تہذیب وتمدن کے ارتقاء میں رکاوٹ تھے اور اسلام نے کیا اصلاحات کیں اور کون سا انقلاب لایا جس کے نتیجے میں دنیا تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن ہو پڑی اور انسانیت نے کلچر وسولائیزیشن میں ترقی کی۔

اسلام سے قبل لوگوں کے عقائد اور ان کے نتائج

اسلام سے پہلے عام طور پر لوگ ہر اس چیز کو تقدس کا درجہ دے کر پوجنے لگتے تھے جس سے ڈرتے تھے یا جس سے انہیں کوئی فائدہ پہنچنے کی امید ہو سکتی تھی؛ چنانچہ سورج، چاند، ستاروں کو انسانی حیات میں مؤثر سمجھ کر ان کی پوجا کی جاتی تھی[7] اور انہیں مقدس سمجھا جاتا تھا۔ دریاؤں اور ندی نالوں کی وجہ سے لوگوں کی فصلیں آباد ہوتی تھیں تو انہیں بھی انسانی زندگی میں مؤثر سمجھ کر ان کی پرستش کی جاتی تھی۔ اور ان کے تقدس کی وجہ سے بند باندھ کر ان کے پانی کو روکنے سے بھی گریز کیا جاتا تھا تاکہ کہیں دریا بادشاہ ناراض نہ ہو جائے اور نقصان نہ پہنچائے۔

پہاڑوں اور وحشی درندوں کو طاقتور سمجھ کر ان کے سامنے بھی جبین نیاز جھکائی جاتی تھی۔ کچھ جانوروں سے دودھ کی شکل میں ملنے والے فائدے کی وجہ سے انہیں مقدس سمجھ کر ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ آباؤاجداد یا بزرگ شخصیات جنہوں نے سماج کے لیے کوئی کام کیا ہو انہیں بھی مقدس سمجھ کر ان کے بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ انسان کی پیدائش میں انسان کے جنسی اعضاء کو مؤثر سمجھ کر ان کی پرستش کی جاتی تھی، جس کی مثال لُنگ پوجا کی شکل میں آج بھی ہندستان میں موجود ہے[8]۔ آباؤاجداد کی روایات ورسومات کو بھی تقدس کا درجہ دیا جاتا تھا لہذا ان میں کسی قسم کی ملاوٹ یا کانٹ چھانٹ کو حرام سمجھا جاتا تھا۔ اپنے رنگ، نسل اور زبان کو سب سے برتر وبالا سمجھا جاتا تھا جس کی وجہ سے لوگوں میں کئی موت مار لڑائیاں ہوتی تھیں جو کئی عشرے چلتی رہتی تھیں، بلکہ کہیں کہیں تو کسی قبیلے کے اختتام تک جا کر رکتی تھیں۔ بیماریوں کو بجائے طبعی اسباب کا نتیجہ سمجھنے کے دیوی دیوتاؤں کی ناراضگی کی وجہ سمجھ کر ان کا علاج

---

[6] سورۃ النجم : آیت 39

[7] سورۃ فصلت: آیت 37

[8] دی اوریجن آف ہیومن، سندھی ترجمہ راز شر(انسانی تہذیب جی ارتقاء) سندھیکا اکیڈمی کراچی،2003ء ص

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

کرنے سے گریز کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے اکثر و بیشتر انسانوں کی جانیں چلی جاتی تھیں۔[9]

مذکورہ بوسیدہ اور دقیانوسی عقائد نے انسانی تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے سامنے بند باندھا ہوا تھا؛

ظاہر ہے کہ جب سورج چاند اور ستاروں کو مقدس سمجھا جائے گا تو ان پر تحقیق کیسے کی جاسکتی ہے۔ کوئی بھی شخص مقدس چیز میں تحقیق کر کے گستاخی کا مرتکب نہیں ہو سکتا، جب ان میں تحقیق نہیں ہو گی تو ان تک پہنچا بھی نہیں جا سکتا اور ان سے فائدہ بھی نہیں اٹھایا جا سکتا۔

جب دریاؤں اور پانی کو خدا سمجھا جاتا تھا تو دریاؤں کو بند بھی نہیں باندھے جاتے تھے اور جب انہیں بند باندھ کر پانی کا رخ زرخیز زمینوں کی طرف نہ موڑا جائے تو زرعی ترقی نہیں ہو سکتی۔

جب آباؤاجداد کی زبان اور روایات کو مقدس سمجھا جاتا تھا تو ان میں ملاوٹ برداشت نہیں کی جاتی تھی اور نتیجۃً علم لسانیات ترقی نہیں کر پا رہا تھا اور کلچر فروغ نہیں پا رہا تھا اور نہ ہی علمی ترقی ہو رہی تھی۔

اور جب بیماریوں کو دیوی دیوتاؤں کی ناراضگی کی وجہ سے سمجھا جاتا تھا تو ان کا علاج بھی مذہبی گیت گا کر یا توہم پرستی سے کیا جاتا تھا، نتیجۃً میڈیکل سائنس ترقی نہیں کر پا رہی تھی۔

جب اپنے رنگ، نسل، قوم اور زبان کو مقدس سمجھا جاتا تھا تو دوسروں کو گھٹیا اور دشمنی کے لائق سمجھا جاتا تھا، کالے اور گورے، عربی اور عجمی، اپنے اور پرائے، وطنی اور غیر وطنی کی لکیریں کھینچی جا چکی تھیں، نتیجۃً آپس کی لڑائیاں اور جنگ و جدل کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور انسانیت تباہی کے کنارے پہنچ چکی تھی[10]۔ ظاہر ہے ایسی صورتحال میں انسانی تہذیب و تمدن کا ارتقاء کہاں ممکن ہو سکتا تھا!!!!!۔

اسلام کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آکر ان تمام خرافات کا خاتمہ کیا اور ایسے درست عقائد سکھائے جن کے نتیجے میں انسانی تہذیب و تمدن میں ارتقاء ہوا اور آج انسانیت چاند سے گزر کر مریخ تک جا کر پہنچی ہے۔ زراعت، میڈیکل سائنس، علم لسانیات، انسانی مساوات سے لے کر جدید سائنس، معیشت و تجارت تک انسان عروج تک پہنچ چکا ہے۔

دینِ اسلام کے دیئے ہوئے عقائد اور ان کے نتائج:

دینِ اسلام نے جو عقائد و نظریات دیئے، جنہوں نے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا، ان میں سے سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔

عقیدہ توحید

عقیدہ توحید کا مطلب ہے: " اللہ تعالی کے اکیلے ہونے پر یقین رکھنا کہ وہ اپنی ذات، اپنی صفات اور اپنی صفات کے تقاضوں میں اکیلا ہے،[11] اس کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں[12]۔ وہی ہر چیز کا خالق ہے[13] اور وہی موت و حیات[14]، نفع و نقصان کا مالک ہے[15]۔ اسی نے انسان کو اپنی اطاعت و بندگی کے لیے پیدا کیا

[9] وحید الدین خان، اسلام دورِ جدید کا خالق، کراچی فضلی سنز اردو بازار، طبع اول 1990ء ص

[10] سورة آل عمران : آيت 103

[11] مفہوم سورة الاخلاص : آيت 1

[12] سورة الانعام: آيت 163

[13] سورة الزمر : آيت 62

[14] سورة الغافر : آيت 68

[15] سورة يونس : آيت 106

ہے[16] اور یہ ساری کائنات انسانیت کے فائدے کے لیے پیدا کی گئی ہے[17]۔" اور کوئی بھی بیماری کسی دیوی دیوتا کی ناراضگی کی وجہ سے نہیں بلکہ بیماریوں کے طبعی اسباب ہیں اور ان کا علاج بھی خدا نے اسی دھرتی میں پیدا کیا ہوا ہے۔[18] سورج، چاند، ستارے اور دوسری کائنات انسان کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے اس لیے ان سے فائدہ اٹھایا جائے، نہ کہ ان کی پرستش کی جائے۔

عقیدہ آخرت

اس عقیدہ کا مطلب یہ کہ ایک دن یہ دنیا ختم ہو گی، پھر دوبارہ تمہیں زندہ کیا جائے گا اور تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا[19]۔ اور کامیاب وہی رہے گا جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہدایات کے مطابق زندگی گزاری ہو گی۔[20]

انسانی مساوات

یعنی تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ رنگ، نسل، زبان اور وطن جیسی چیزیں محض تعارف کے لیے ہیں۔ لہٰذا اسی بنیاد پر کوئی برتر اور کوئی کمتر نہیں، اللہ کے ہاں قابلِ تکریم وہی ہے جس میں تقویٰ اور کردار کی بلندی ہے۔[21]

ان بنیادی عقائد کا نتیجہ یہ نکلا کہ

1۔ انسان میں عزتِ نفس اور خودداری پیدا ہوئی

کیونکہ توحید کے عقیدہ نے انسان کو یہ بات سکھائی کہ یہ پوری کائنات اس کے لیے پیدا کی گئی ہے[22].

اور یہ بات بھی سکھائی گئی کہ انسان اشرف المخلوقات ہے[23].

اس لیے توحید کا عقیدہ رکھنے والے انسان میں عزت نفس اور خودداری پیدا ہوتی ہے اور اسے اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے، اس لیے وہ کبھی بھی اپنے جیسی یا اپنے سے کمزور مخلوق کے سامنے اپنا سر جھکا کر اپنی عزت خاک میں نہیں ملاتا۔

2۔ فکری کشادگی یا وسعت نظری

توحید کے عقیدہ نے انسانی سوچ اور فکر میں گہرائی اور وسعت پیدا کر دی۔ اس عقیدے والا کبھی بھی تنگ نظر نہیں ہو سکتا کیوں کہ اس کا ایسے خدا پر ایمان ہوتا ہے جو زمین، آسمان اور پوری مخلوق کا خالق ہے۔ اس لیے اسے کوئی چیز اجنبی نظر نہیں آتی۔ بلکہ وہ اپنی طرح ساری مخلوق کو ایک مالک کی ملکیت اور ایک بادشاہ کی رعیت سمجھتا ہے۔ اس لیے اس کی خدمت اور ہمدردی کسی دائرے میں بند نہیں ہوتی بلکہ بنا کسی فرق کے وہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے۔

---

[16] سورۃ الزاریات : آیت 56

[17] سورۃ البقرہ : آیت 29

[18] بخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل۔ صحیح البخاری، ریاض دار السلام، طبع اول 1999ء حدیث 5678

[19] سورۃ الجاثیہ: آیت 26

[20] سورۃ الاحزاب : آیت 71

[21] سورہ الحجرات : آیت 13

[22] سورہ لقمان: آیت نمبر 20 (أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہاری خدمت کے لیے پیدا کیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔")

[23] سورہ بنی اسرائیل: آیت نمبر 70 (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا "اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو خشکی اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی")

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.2 2026

اس طرح اس کی نظر اتنی ہی وسیع ہو جاتی ہے جتنی اللہ کی مخلوق وسیع ہے۔ جیسے علامہ اقبال نے فرمایا:

ہر ملک ملکِ ما است کہ ملکِ خدائے ما است

ہر زبان زبانِ ما است کہ زبانِ خدائے ما است

"ہر ملک ہمارا ملک ہے کیونکہ ہمارے خدا کا ملک ہے اور ہر زبان ہماری زبان ہے کیونکہ ہمارے خدا کی زبان ہے"

3۔ قانون کی پابندی

اس عقیدے نے اپنے ماننے والوں کو قانون کا پابند بنایا کیوں کہ اس عقیدے والے انسان کو پتہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ ہر چیز کو جانتا ہے۔[24] وہ انسان کو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے[25]، دنیاوالوں سے چھپ کر تو گناہ کر سکتا ہے لیکن خدا سے نہیں چھپ سکتا ہے۔ دنیاوالوں سے تو بھاگ جانا ممکن ہے لیکن خدا سے بھاگ نہیں سکتا۔ یہ عقیدہ اور ایمان انسان کو قانون کا پابند بناتا ہے۔ وہ چاہے تنہائی میں ہو یا رات کے اندھیرے میں اس طرح گناہ اور قانون شکنی سے دور رہتا ہے جس طرح کوئی شخص قانون نافذ کرنے والوں کے سامنے دن کی روشنی میں قانون توڑنے سے دور رہتا ہے۔

4۔ تحقیق و جستجو

آج کی دنیا نے جتنی بھی تہذیبی و تمدنی ترقی کی ہے قانونِ فطرت کو بروئے کار لا کر کی ہے۔ یہ قانونِ فطرت چودہ سو سال پہلے بھی موجود تھا مگر اس وقت انسان اس قانونِ فطرت کو عمل میں کیوں نہیں لا رہا تھا؟ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس وقت دنیا شرک و توہم پرستی (Superstation) میں مبتلا تھی۔ دنیا نے مظاہرِ فطرت کو تقدس کا درجہ دے رکھا تھا اور اسے اپنے خیر و شر کا مالک اور اپنا معبود سمجھ رکھا تھا، اس لیے وہ مظاہرِ فطرت کی پرستش (Phenomenal worship or Nature worship) میں گرفتار تھی۔

ظاہر بات ہے کہ جو لوگ سورج، چاند، ستاروں، دریاؤں، جنگلات، پہاڑوں اور حیوانات وغیرہ کو اپنا معبود سمجھتے ہوں اور اپنا خیر و شر ان سے سمجھتے ہوں اور انہیں تقدس کا مقام دیتے ہوں، وہ اتنے بے ادب کہاں ہو سکتے ہیں کہ ان میں تحقیق و جستجو کریں کیونکہ جہاں تقدس آ جاتا ہے وہاں تحقیق و جستجو (Research) نہیں ہو سکتی۔ اور فطرت کے دستور کے مطابق دنیا کی تہذیبی و تمدنی ترقی کا مدار تحقیق و جستجو پر ہے۔ اور بغیر تحقیق و جستجو کے دنیا کی تعمیر و ترقی نہیں ہو سکتی۔

ساتویں صدی عیسوی میں جب اسلام آیا تو اس نے سب سے پہلے لوگوں کی سوچ اور ان کے عقائد کو درست کیا۔ جب انسانیت کو صحیح رہنمائی ملی اور انسان نے خالق اور مخلوق کے فرق کو سمجھ لیا، توحید غالب ہوئی، شرک و توہم پرستی مغلوب ہوئے، اور انسانوں نے کائنات کی چیزوں کو بجائے تقدس کی نظر سے دیکھنے کے چیزوں کی نظر سے دیکھنا شروع کیا، اور ان میں تحقیق و جستجو شروع کی اور انہیں اپنے کام میں لگانا شروع کیا اور انسانیت کے مقام و مرتبہ کو سمجھ لیا، اور ایک دوسرے کے حقوق کی صحیح پہچان ہوئی تو دنیا میں تہذیبی و تمدنی ترقی کا آغاز ہوا۔ دریاؤں کو بند باندھے گئے جس کی وجہ سے ایگریکلچر نے ترقی کی۔ بیماریوں کے اسباب اور علاج دریافت کیے گئے جس کی وجہ سے میڈیکل سائنس نے ترقی کی۔ دنیا جہان کے علم و ادب کے تراجم کرائے گئے اور ان سے استفادہ کیا گیا جس کی وجہ سے علم لسانیات اور سائنسی علوم میں ترقی ہوئی۔ تمام انسانوں کو برابر سمجھا گیا جس کی وجہ سے عربی اور عجمی، گورے اور کالے کا

[24] سورہ الانعام: آیت نمبر 3 (يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ "اللہ تمھاری ظاہری اور چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم عمل کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے")

[25] سورۃ ق: آیت 16

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

فرق ختم ہوا اوراسی وجہ سے انسانی مساوات اور انسانوں میں بھائی چارہ قائم ہوا۔ یہ انقلاب اولاً عرب میں آیا،اس کے بعد ایشیااور آفریقامیں سفر کرتا ہوا یورپ پہنچااور پھر بحر اٹلانٹک پار کرکے آمریکہ میں داخل ہوگیا۔[26] نتیجے میں جدید دنیانے ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی یہاں تک کہ انسان چاند سے گزر کر مریخ تک پہنچ گیا۔

تو اسلامی عقائد اوراس کی تعلیمات ہی تحقیق و جستجو یادوسرے الفاظ میں جدید سائنس،اور ایجادات کے باعث بنے اور انہی عقائد نے انسان کوترقی کی راہ پر گامزن کیا۔

"اقوامِ متحدہ نے ۱۹۴۸ع میں وہ چارٹر منظور کیا جس کو یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس کہا جاتا ہے۔اس کے آرٹیکل ۱۸ میں یہ کہا گیاہے کہ "ہر آدمی خیال، ضمیر،اور مذہب کی آزادی کا حق رکھتاہے۔اس حق میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے مذہب کو تبدیل کرسکے اور اپنے مذہب کا خفیہ یااعلانیہ اظہار کرسکے یادوسروں کواس کی تعلیم دے" اقوام متحدہ کا یہ چارٹر بھی حقیقتاً اقوامِ متحدہ کا کارنامہ نہیں بلکہ وہ بھی اسی اسلامی انقلاب کی ایک دَین ہے جو اقوامِ متحدہ سے تیرہ سو سال پہلے ظہور میں آیا تھا۔اسلام نے تاریخ میں پہلی بار توحید کے عقیدے کولوگوں کے ذہنوں میں راسخ کیااور شرک کے نظام کو ختم کیا جس نے انسان اور انسان کے درمیان فرق و امتیاز کا ذہن پیدا کر رکھا تھا۔اسی غیر حقیقی تقسیم کا نتیجہ اونچ نیچ کا وہ سماج تھا جو تمام قدیم زمانوں میں مسلسل پایا جاتا رہاہے۔اسلام نے ایک طرف اس معاملہ میں انسانی ذہن کو بدلا،دوسری طرف اس نے وسیع پیمانہ پر عملی انقلاب برپا کرکے انسانی آزادی اور انسانی احترام کا ایک نیا دور شروع کیا۔یہ دور تاریخ میں مسلسل سفر کرتا رہا،یہاں تک کہ وہ یورپ میں داخل ہوگیا اور بڑھتے بڑھتے آخر کار آزادی اور جمہوریت کے جدید انقلاب کا سبب بنا۔جدید یورپ کا جمہوری انقلاب اسی اسلامی انقلاب کا سیکیولر ایڈیشن ہے جو بہت پہلے ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں برپا ہوا تھا"[27]

خلاصہ:

اسلام سے قبل انسانیت شرک وتوہم پرستی میں مبتلا تھی،اسی کے ساتھ انسانوں کے درمیان اونچ نیچ پر یقین رکھتی تھی۔قدیم فرسودہ اور بوسیدہ روایات کو خدائی ہدایات سمجھ کر ان کے ساتھ چمٹی رہی۔اس کا نتیجہ یہ تھا کہ انسان اپنی عزت نفس کھوچکا تھا۔بجائے خالق حقیقی کے سامنے گردن جھکانے کے مخلوق کے سامنے پیشانی جھکائے بیٹھا تھا۔اس کائنات میں تحقیق وجستجو کرکے اسے استعمال کرنے کے بجائے اسے مقدس سمجھ بیٹھا تھا جس کے نتیجے میں انسانی تہذیب وتمدن کا ارتقاء رکا ہوا تھا۔

اسلام نے درست عقائد سکھائے،خالق اور مخلوق کی حیثیت کوواضح کیا۔انسان کا خدا کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے اور مخلوق کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے اور انسانوں کا آپس میں کیسا تعلق ہونا چاہیے ،یہ تمام باتیں سکھائیں۔نتیجے میں انسانیت میں عزتِ نفس، انسانی مساوات، فکری آزادی، تحقیق وجستجو کا جذبہ پیدا ہوا اور انسانوں نے خدائی کائنات میں تحقیق وجستجو شروع کی جس کے نتیجے میں زراعت، تجارت، میڈیکل سائنس ، مختلف علوم وفنون میں ترقی ہوئی۔مطلب کہ آج جو انسانی تہذیب وتمدن میں ترقی نظر آرہی ہے اس کی بنیاد اسلام نے رکھی تھی۔

---

[26] وحید الدین خان، اسلام دورِ جدید کا خالق، کراچی فضلی سنز اردو بازار، طبع اول 1990ء، اختصار ص25۔ 51

[27] ایضًا، ص111